OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:3, Issue: 1, Jan -June 2022
DOI:10.51665/al-duhaa.003.01.0245, PP: 598-605

مولانا قاضی فضل اللہ ایڈووکیٹ (فاضل دارالعلوم حقانیہ) کی خدمات حدیث کا منہجی مطالعہ

Contributions of Maulana Qazi Fazlullah Advocate (Alumni of Dar-ul- Uloom Haqqania) in Hadith: A Methodological Study

Published: 01-06-2022
Accepted: 15-05-2022
Received: 31-12-2021

DOAJ DIRECTORY OF OPEN ACCES JOURNALS

Muhammad Qasim
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University, Mardan
Email: qasimadinass@gmail.com
https://orcid.org/0000-0002-8624-3884

Dr. Karim Dad
Associate Professor, Department of Islamic Studies, Abdul Wali KhanUniversity, Mardan
Email: Karim_dad@awkum.edu.pk
https://orcid.org/0000-0002-9055-4626

Dr. Abzahir Khan
Associate Professor, Department of Islamic Studies, Abdul Wali KhanUniversity, Mardan
Email: abzahir@awkum.edu.pk

Abstract

Maulana Qazi Fazlullah Advocate son of Haji Masbahullah, son of Maulana Hamidullah. He was born in 1952 in the village of Chhota Lahore, Sub-District Swabi.He is a renowned Islamic scholar hailing from Chota Lahore, Swabi. Maulana Qazi Fazlullah Advocate is a comprehensive personality. His services in the fields of interpretation, hadith, jurisprudence, politics, society, and economy are extensive. Separate MPhil articles can be written on each of his mentioned services. He initially received religious education from his grandfather. He studied books from Maulana Syed Asghar to Maulana Shamsul Haq Shah Mansoori, Maulana Fatah Muhammad, and Maulana Hamdullah Bam Khaili. In 1975, he studied Hadith and obtained proficiency from Maulana Abdul Haq and other teachers at Darul Uloom Haqqania, Akora Khattak. Formal Education: He obtained degrees in MA Islamic Studies, MA Arabic, and MA Political Science from the University of Peshawar. He also obtained an LLM. degree from the International Islamic University, Islamabad. Political Affiliation: He is associated with the political party Jamiat Ulema-e-Islam. In 1993, he was elected as a member of the National Assembly from the same party. Teaching: After completing his studies, he became involved in teaching in his village's neighborhood, Bera Khani. For some time, he also rendered teaching services at Madrasa Isha'at al-Ulum in Dagai under Maulana Abdul Wahid. From 1975 to 1996, he conducted Tafsir courses every year during the month of Ramadan. In 1996, he permanently moved to the United States and settled in Los Angeles, where he continued teaching. His services in the Sciences of Hadith. He has also written books on the subject of Sciences of Hadith: (1) "Hujjat Hadith" (Authenticity of Hadith) (2) "Usul Hadith" (Principles of Hadith) (3) "Iftitah Sahih Bukhari" (Introduction to Sahih Bukhari) (4) "Iktitam Sahih Bukhari" (Conclusion of Sahih Bukhari) (5) "Duraih al-Rawayat Ma'ruf bi Usul al-Hadith" (A Treatise on Narrators

CC BY

Known by the Principles of Hadith) – Arabic (6) "Usul al-Hadith" (Principles of Hadith) – Arabic (7) "Usul al-Hadith Dars Bukhari Fatahan wa Khatman" (Principles of Hadith - Bukhari's Lesson from Start to Finish) (8) "Al-Nafahat al-Insiyah fi al-Ahadith al-Qudsiyah" (Inspiring Aspects in the Sacred Hadiths) Out of the above index, the first five books have been published. The last three books are still unpublished.

Keywords: *Maulana Qazi Fazlullah Advocate, Dar-ul- Uloom Haqqania, Hadith.*

مولانا قاضی فضل اللہ کا تعارف:

نام، شجرۂ نسب و پیدائش: مولانا قاضی فضل اللہ ایڈوکیٹ بن حاجی مصباح اللہ بن مولانا حمید اللہ۔ ۱۹۵۲ء کو موضع چھوٹا لاہور ضلع صوابی میں پیدا ہوئے۔

حصول علم: آپ نے ابتدائی دینی تعلیم اپنے دادا سے پڑھیں۔ مولانا سید اصغر سے موقوف علیہ تک کی کتابیں پڑھیں۔ فنون کی دیگر کتابیں مولانا شمس الہادی شاہ منصوری[1]، مولانا فتح محمد[2] اور مولانا حمد اللہ بام خیلی[3] سے پڑھیں۔ ۱۹۷۵ء میں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں مولانا عبدالحق اور دیگر اساتذہ سے حدیث پڑھ کر سند فراغت حاصل کی[4]۔

عصری تعلیم: آپ نے پشاور یونیورسٹی سے ایم اے اسلامیات، ایم اے عربی اور ایم اے سیاسیات کی ڈگریاں جبکہ انٹر نیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد سے ایل ایل ایم کی ڈگری حاصل کیں[5]۔

سیاسی وابستگی: آپ سیاستہً جمعیۃ علماء اسلام سے تعلق رکھتے ہیں۔ ۱۹۹۳ء میں اسی جماعت کی طرف سے قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے[6]۔

درس وتدریس: فراغت کے بعد اپنے گاؤں کے محلّہ برہ خانی میں درس وتدریس سے وابستہ ہوئے۔ کچھ عرصہ کے لئے ڈاگئی میں مولانا عبدالواحد کے مدرسہ اشاعت العلوم میں بھی تدریسی خدمات انجام دیں۔ آپ ۱۹۷۵ء سے ۱۹۹۶ء تک ہر سال رمضان المبارک میں دورہ تفسیر پڑھاتے رہے۔ ۱۹۹۶ء میں مستقل طور پر امریکہ منتقل ہوئے اور لاس اینجلس میں مقیم ہوئے تو وہاں بھی دروس جاری رکھے[7]۔

تصنیفی خدمات: آپ نے کئی کتابیں لکھیں جن کی فہرست یہ ہے:

1. الاجتہاد والتقلید
2. اسلام اور سیاست
3. اصول تفسیر
4. جمعیۃ علماء اسلام تعریف اور تعارف
5. الجہاد فی الاسلام، لماذا؟ کیف؟ و متی؟ خدا کہاں ہے؟ یعنی اللہ کی پہچان باعتبار عقیدہ
6. دعوت اور طریق کار
7. دعوت وجہاد
8. ریاست اسلامی کا تصور
9. سامراج، تیسری دنیا اور نیو ورلڈ آرڈر
10. سرمایہ دارانہ نظام، اشتراکیت اور اسلام

11. عصمت رسول، ختم نبوت عقلی اور منطقی ہے
12. فقہ کی تاریخ وارتقاء
13. فنڈامنٹلزم، سیکولرزم اور اسلام
14. القواعد الفقہیہ فی المذاہب الاربعۃ
15. مسلمان عورت
16. فقہ المذاہب
17. مولانا عبید اللہ سندھیؒ، ایک مرد خود آگاہ، معیوب نہیں معتوب ہے
18. وکفٰی باللہ شہیدا محمد رسول اللہ المعروف بہ سیرت الرسول
19. *Islam the misunderstood religion in the west*
20. *The authenticity of hadith*[8]

علوم الحدیث میں قاضی فضل اللہ کی تصانیف

آپ نے علوم الحدیث کے حوالے سے درج کتابیں لکھی ہیں:

1. حجیت حدیث
2. اصول حدیث
3. افتتاح صحیح بخاری
4. اختتام صحیح بخاری
5. درایۃ الروایۃ المعروف باصول الحدیث (عربی)
6. اصول الحدیث (عربی)
7. اصول الحدیث درس بخاری فتحاً وختماً
8. النفحات الانسیۃ فی الاحادیث القدسیۃ

درج بالا فہرس میں اول الذکر پانچ کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ آخری تین کتابیں تاحال غیر مطبوعہ ہیں۔ ذیل میں پہلی تین کتابوں کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔

(ا) حجیت حدیث:

کتاب کا تعارف:

۹۶ صفحات پر مشتمل یہ کتاب مکتبہ شیخ الہند ٹھنڈ کوئی ضلع صوابی سے ۲۰۱۸ء میں دوسری بار شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں آپ کی چار کتابیں جمع کی گئی ہیں۔ یعنی حجیت حدیث، اصول حدیث، افتتاح صحیح البخاری اور اختتام صحیح البخاری۔ کتاب کے سرورق پر صرف حجیت حدیث اور اصول حدیث کے عنوانات دی گئی ہیں لیکن کتاب کے اندر چاروں حصے درج ہیں۔ مجموعی طور پر کتاب کے صفحات کی تعداد ۲۱۰ ہے۔

کتاب کا منہج و تجزیہ :

(۱) اس کتاب میں مؤلف نے حجیت حدیث کے متعلق مباحث جمع کئے ہیں۔ اس کتاب کی محتویات میں حدیث اور سنت، خبر اور اثر کا تعارف، علم الحدیث کا تعارف شامل کیا گیا ہے۔ وحی کا تعارف و اقسام، وحی کی ضرورت و اہمیت، کاتبان وحی، حفاظت وحی مکاتیب نبوی، غلاموں کی آزادی کے تحریرات، جنگوں کے رجسٹر، عقود، عطیات، اراضی اور معافی نامے، معاہدات اور خطبات کے تذکرے بھی کئے گئے ہیں۔

(۲) تابعین اور کتابت حدیث کے عنوان کے تحت تابعین کے زمانے میں کتابت حدیث کو دلائل کے ساتھ ثابت کیا۔

(۳) مستشرقین اور مستغربین کے اعتراضات کے جوابات دیئے ہیں، لیکن یہ نہیں لکھا ہے کہ یہ اعتراضات کس مستشرق یا مستغرب نے کہاں کئے ہیں۔

(۴) قرآنی آیات پر اعراب لگا کر ان کا حوالہ بھی دیا ہے، پھر آسان اور سلیس اردو زبان میں ترجمہ بھی کیا ہے۔

(۵) احادیث کی عبارات پر اعراب نہیں لگائے ہیں۔

(۶) اکثر مقامات احادیث لکھ کر ان کا کوئی حوالہ نہیں دیتے کہ یہ حدیث کہاں سے اخذ کیا ہے۔ مثلاً "حجیت حدیث صفحہ :۶۵" پر سیدنا رافع بن خدیج[9] کی روایت "اکتبوا و لا حرج[10]" کو بغیر کسی حوالے کے نقل کیا ہے۔ اس طرح اسی صفحہ پر صحیح بخاری کی ایک روایت نقل کرکے چھوٹی بریکٹ میں صرف "بخاری" لکھا ہے۔ جلد و صفحہ، کتاب و باب اور قم الحدیث کی تفصیلات کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

(۷) خطیب بغدادی، ابن عبدالبر، ابن قیم، ابن حجر اور دیگر محدثین کی کتابوں کے حوالے سے کئی عبارات نقل کئے ہیں لیکن جلد و صفحہ وغیرہ کی تفصیلات درج نہیں کئے ہیں۔

(۸) کتاب کے آخر میں کسی قسم کی فہرس نہیں دی گئی جس سے کتاب کے محقق، ناشر اور سن اشاعت کا پتا چل سکے۔

(۲) اصول حدیث:

کتاب کا تعارف :

چار کتابوں کے اس مجموعے میں دوسری نمبر پر قاضی صاحب کی کتاب "اصول حدیث" شامل کی گئی ہے۔ اس کتاب کے ۴۷ صفحات ہیں۔ مذکورہ کتاب صفحہ نمبر ۷۰تا۱۰۷ تک درج ہے۔

کتاب کا منہج و تجزیہ :

(۱) سند و متن، صحت و عدم صحت اور قبول و رد کے لحاظ سے احادیث کی اقسام بیان کئے ہیں۔

(۲) رواۃ کی پہچان اور ان کی جرح و تعدیل کے حوالے سے تفصیلی مباحث ذکر کئے ہیں۔

(۳) اصطلاحات کی تعریفیں عربی زبان میں لکھی گئی ہیں۔

(۴) اصطلاحات کے معنی آسان، عام فہم اور سلیس اردو زبان میں لکھے گئے ہیں۔

(۵) اصطلاحاتِ حدیث کے مراجع و مصادر اور مآخذ کا ذکر نہیں کیا ہے کہ یہ اصطلاحات کہاں سے ماخوذ ہیں۔

(۶) اقسام حدیث کو سمجھانے کے لئے نقشے بھی بنائے ہیں۔

(۷) اصطلاح کی وضاحت کے لئے مثالیں نہیں دی گئی ہیں جبکہ اکثر محدثین حدیث کی اصطلاحات کو واضح کرنے کے

لئے مثالیں دیتے ہیں۔

(۳) درایۃ الروایۃ المعروف باصول الحدیث (عربی):

کتاب کا تعارف:

قاضی صاحب کی یہ کتاب عربی زبان میں لکھی گئی ہے۔ ۲۶۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ مکتبہ شیخ الہند ٹھنڈ کوئی (صوابی) سے اکتوبر ۲۰۱۶ء میں دوسری بار شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں اکثر مضامین وہ ہیں جو آپ نے اپنی اردو والی کتاب "حجیت حدیث" میں بیان کئے ہیں۔

کتاب کا منہج و تجزیہ:

زیر نظر کتاب کا تفصیلی تجزیہ و تبصرہ ذیل میں کیا گیا ہے:

(۱) قاضی صاحب کی یہ کتاب علم اصول حدیث کی موضوع پر لکھی گئی ہے۔ اس میں تعارف علم حدیث، حجیت حدیث ،تدوین حدیث، کتابت حدیث اور حفاظت حدیث کی موضوعات پر بھی بحث کی گئی ہے۔

(۲) کتابت حدیث سے ممانعت کے متعلق تین روایات نقل کرکے ان کے جوابات دیئے ہیں اور پھر کتابت حدیث کی اجازت کے بارے میں چھ احادیث حوالوں کے ساتھ نقل کئے ہیں۔

(۳) کتابت حدیث کے بارے میں صحابہ کرام، تابعین اور اتباع تابعین کی خدمات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔

(۴) رسول اللہ ﷺ کے ان مکاتیب کا تذکرہ کیا ہے جو انہوں نے بادشاہوں اور مختلف قبائل کو بھیجے تھے۔

(۵) ہم تک پہنچنے کی اعتبار سے حدیث کی دو قسمیں یعنی خبر واحد اور خبر متواتر بیان کئے ہیں، پھر ہر ایک کی اقسام اور تعریفات بیان کئے ہیں۔

(۶) فن حدیث کے متعلق بعض کتابوں اور ان کے مؤلفین کا تذکرہ کیا ہے۔ کتابوں کا تعارف، زمانۂ تالیف، ان کے شروح و شراح، تحقیق و تعلیق اور محققین کے تذکروں کے علاوہ ان کتابوں کا طریقہ استعمال بھی بتایا ہے۔ ان میں سے بعض کتابوں کے مناہج اور خاص اصطلاحات کا بھی نشاندہی کی ہے۔ ان کتابوں کے بارے میں محدثین کے آراء بھی بیان کئے ہیں۔ بعض آراء پر تنقید بھی کیا ہے۔ سنن ابن ماجہ کے بارے میں لکھا ہے کہ:

"یوجد فی کتابه ضعاف و بعض المناکیر والموضوعات القلیلة[11]"

اس (ابن ماجہ) کی کتاب میں ضعیف، بعض مناکیر اور تھوڑے موضوع روایات بھی پائی جاتی ہے۔

قاضی صاحب موطاامام مالک کے بارے میں لکھتے ہیں:

"و کتابه هو اول کتاب دوّن فی الحدیث الصحیح ، و ادخل فیه آثار الصحابة والتابعین و فتاواهم کذالک [12]۔"

ان (امام مالک) کی کتاب، احادیث صحیحہ میں لکھی جانے والی پہلی کتاب ہے، انہوں نے اس میں آثار صحابہ و تابعین اور کے فتاویٰ شامل کئے ہیں۔

(۷) موضوع روایت اور وضع حدیث کے اسباب، موضوع روایت کے علامات اور پہچان کے علامات تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ موضوع روایات کے بارے میں لکھی گئی دس کتابوں اور ان کے مؤلفین کا تذکرہ کیا ہے۔

(۸) حدیث کی تخریج میں جو کتابیں معاون ہیں، ان کتابوں کی قسمیں بیان کرکے ان کا تفصیلی تعارف کیا ہے۔

(۴) افتتاح صحیح البخاری:

کتاب کا تعارف: قاضی صاحب کی کتاب "حجیت حدیث" اور "اصول حدیث" کے ساتھ ۲۴ صفحات پر مشتمل جو چوتھا مختصر رسالہ منسلک ہے۔ جس کے صفحات ۲۱۱ تا ۲۴۹ ہیں۔ اس میں قاضی صاحب کے وہ محاضرات و مواعظ اور خطبات و بیانات (لیکچرز) وغیرہ شامل ہیں جو انہوں نے امریکہ میں وقتاً فوقتاً مختلف دینی مجالس اور مدارس میں صحیح بخاری کے افتتاحی پروگراموں میں کئے ہیں۔

کتاب کا منہج و تجزیہ:

قاضی فضل اللہ ایڈووکیٹ کی زیر نظر کتاب کا مختصر تجزیہ یہ ہے:

(۱) اس کتابچہ میں صحیح بخاری کی پہلی کتاب "بدء الوحی" کی پہلی باب "کیف کان بدء الوحی" کی پہلی حدیث "انما الاعمال بالنیات۔۔۔[13]" کا تفصیلی تشریح کی ہے۔

(۲) حدیث کی تشریح میں قرآنی آیات سے استدلال کیا ہے۔

(۳) حدیث کے کتابوں کے مختلف انواع کا تذکرہ کیا ہے۔

(۴) حدیث کی دو قسموں مقبول اور مردود کی وضاحت کی ہے۔

(۵) حدیث متواتر اور خبر واحد کی تفصیل بیان کرتے ہوئے ان کے ذیلی اقسام کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔

(۶) اسی حدیث کے مختلف شواہد پیش کئے ہیں۔

(۷) مذکورہ حدیث کا ترجمۃ الباب سے مناسبت بھی بیان کیا ہے۔

(۸) صحیح بخاری کی پہلی اور آخری حدیث کا بھی ایک دوسرے کے ساتھ ربط بیان کیا ہے۔

(۹) صحیح بخاری کی پہلی حدیث کے ایک ایک جملے کا الگ الگ تشریح کیا ہے۔

(۱۰) حدیث کے وجوہ الاعراب بیان کئے ہیں۔

(۱۱) زیر نظر حدیث میں فقہی اختلافات، اعتقادی تشریحات اور روحانی نکات بیان کئے ہیں۔

(۱۲) ہجرت کی نو قسمیں بیان کئے ہیں۔

(5) اختتام صحیح البخاری:

کتاب کا تعارف:

۴۰ صفحات پر مشتمل یہ کتابچہ قاضی صاحب کے مذکورہ بالا کتاب "حجیت حدیث" کے ساتھ تیسری نمبر پر شامل اشاعت ہے۔ اس کے صفحات ۱۷۱ تا ۲۱۰ ہیں۔ اس میں صحیح بخاری کی آخری حدیث کے حوالے سے تشریحات، نکات اور محاضرات شامل ہیں۔

کتاب کا منہج و تجزیہ:

قاضی صاحب کی زیر تبصرہ کتاب کا تجزیہ ذیل میں کیا گیا ہے:

(۱) قاضی صاحب نے اس کتابچہ میں صحیح بخاری کی آخری حدیث "کلمتان حبیبتان الی الرحمٰن۔۔۔[14]" کی تفصیلی تشریح

وتوضیح بیان کی ہے۔

(۲) امام بخاری اور ان کی کتاب صحیح بخاری کے علاوہ ان کے دیگر کتابوں کا تعارف کیا ہے۔

(۳) صحیح بخاری میں امام بخاری کا تفصیلی منہج بیان کیا ہے، نیز صحیح بخاری میں احادیث کی تعداد کے حوالے سے مختلف محدثین کا تحقیق بیان کیا ہے۔

(۴) صحیح بخاری کی تعلیقات اور ترجمۃ الباب کے حوالے سے سیر حاصل بحث کیا ہے۔

(۵) اسی کتاب کے صفحہ ۱۸۹ میں قاضی صاحب نے صحیح بخاری کے مشہور چار نسخے بتائے ہیں لیکن پھر تعارف تین نسخوں کا ہی کیا ہے۔ چوتھے نسخے کا ذکر رِہ گیا ہے[15]۔

(۶) امام بخاری کی ثلاثیات کے حوالے سے یہ تذکرہ کیا ہے کہ ان کے ۲۴ ثلاثیات میں سے ۱۷ اِمام زفر اور امام ابو یوسف کے شاگردوں مکی بن ابراہیم اور ضحاک بن المخلد سے منقول ہیں۔

(۷) صفحہ ۱۹۴ میں امام بخاری کے عنعنے کے حوالے سے تفصیلات بیان کئے ہیں۔

(۸) حدیث کی سند اور اس کے رُواۃ کے بارے میں ائمہ جرح و تعدیل کے آراء بیان کئے ہیں۔

(۹) حدیث کے الفاظ و کلمات میں محدثین کی آراء بیان کرکے تفصیلی تشریح بیان کی ہے۔

(۱۰) معتزلہ اور اس کے ذیلی شاخ جہمیہ کے آراء کا تنقیدی جائزہ لیا ہے۔

(۱۱) کتاب کے آخر میں علم حدیث میں چار چیزوں کے حوالے سے ایک لطیف نکتہ بیان کیا ہے۔

نتائج البحث:

1. مولانا قاضی فضل اللہ نے فن حدیث میں جدید منہج کے مطابق کتابیں لکھی ہیں۔
2. اصول حدیث میں قاضی فضل اللہ کا منہجی طرز عمل باقی محدثین مختلف ہے۔
3. صحیح بخاری کی آخری روایت پر قاضی فضل اللہ کی تشریحات میں عصر حاضر کے مسائل سے تطبیق کی گئی ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

1 مولانا شمس الہادی شاہ منصوری بن مولانا سرور شاہ۔ ۱۹۱۷ء کو موضع شاہ منصور ضلع صوابی میں پیدا ہوئے۔ آپ مولانا فضل الٰہی کے چھوٹے بھائی تھے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد کے علاوہ مولانا حبیب اللہ زروبوی، مولانا عبدالحنان تاجک سے حاصل کی۔ پھر مردان میں مولانا سمندر خان سے استفادہ کیا۔ موقوف علیہ اور دورہ حدیث مولانا عبدالرازق شاہ منصوری سے پڑھا۔ جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک اور موضع تورڈھیر میں تدریس کا فریضہ انجام دیا۔ ۱۹۸۹ء کو گاؤں کی جامع مسجد میں درس وتدریس کا آغاز کیا۔ آپ ۲۹ مارچ ۲۰۰۹ء کو وفات پاگئے۔ مفتی رضاء الحق (مفتی اعظم افریقہ)، مولانا ظہور الحق، حافظ احسان الحق، قاری انعام الحق اور مولانا اعزاز الحق آپ کے بیٹے ہیں۔

قاری فیوض الرحمٰن، مشاہیر علماء (ناشر و سن ندارد) جلد: ۲، ص: ۹۶

2 مولانا فتح محمد عرف کابل مولوی صاحب۔آپ افغانستان کے صوبہ لمغان سے تعلق رکھتے تھے۔جہانگیرہ (صوابی) کے محلّہ اعوانان میں مستقل رہائش پذیر تھے۔شادی بھی یہاں پر کی۔ مولانا فضل الٰہی شاہ منصوری، مولانا حمداللہ داجوی اور ماتونگ مولوی صاحب وغیرہ کے شاگرد رہ چکے تھے۔آپ کی تاریخ پیدائش و وفات معلوم نہیں۔ (قاضی فضل اللہ ایڈوکیٹ کے شاگرد مولانا عبداللہ حقانی نے معلومات فراہم کیں۔)

3 مولانا حمداللہ بام خیلی بن مولانا حاجی محب اللہ۔ ۱۲ نومبر ۱۹۳۴ء کو موضع بام خیل ضلع صوابی میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۰ء میں جی ایم ایس مرغز سے مڈل کا امتحان پاس کیا۔اپنے علاقے کے علماء سے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعہ اشرفیہ لاہور چلے گئے۔ ۱۳۸۳ھ میں وہاں سے سند فراغت حاصل کی۔ تجوید اور طب کے اسناد بھی حاصل کئے۔لاہور میں ایک سالہ تدریس کے بعد جامعہ قادریہ مظہر الاسلام تورڈھیر میں ۳۲ سال تک تدریس کے فرائض انجام دیئے۔اس کے بعد دارالعلوم سعیدیہ کوٹھا میں تدریس سے منسلک ہوئے۔ ۷ مارچ ۲۰۱۱ء کو وفات پا گئے۔(آپ کے فرزند قاری عبیداللہ بام خیلی نے تفصیلات فراہم کیں۔)

4 مولانا سعید الحق جدون، معروف عالم دین قاضی فضل اللہ کے حالات زندگی، ماہنامہ الحق (اکوڑہ خٹک، نوشہرہ، دارالعلوم حقانیہ، مارچ تا مئی ۲۰۲۰ء، جلد: ۵۵، شمارہ: ۶ تا ۸) ص: ۶۸ (مناسب حک و اضافے کے ساتھ)

5 ضیاء اللہ خان جدون، تذکرہ علماء صوابی (بیسک، گدون، نوار خان جدون فاؤنڈیشن، اشاعت اول نومبر ۲۰۱۵ء): ۴۹۹

6 مولانا سعید الحق جدون، معروف عالم دین قاضی فضل اللہ کے حالات زندگی، ماہنامہ الحق (اکوڑہ خٹک، نوشہرہ، دارالعلوم حقانیہ، مارچ تا مئی ۲۰۲۰ء، جلد: ۵۵، شمارہ: ۶ تا ۸): ۶۸

7 ضیاء اللہ خان جدون، تذکرہ علماء صوابی (بیسک، گدون، نوار خان جدون فاؤنڈیشن، اشاعت اول نومبر ۲۰۱۵ء): ۴۹۹

8 کتابوں کی یہ فہرست قاضی صاحب کے شاگرد مولانا عباداللہ جان صاحب ساکن ٹھنڈ کوئی (صوابی) نے مہیا کی۔آپ قاضی صاحب کے کتابوں کے کمپوزر اور ناشر بھی ہیں۔ قاضی صاحب کی تمام کتابیں آپ سے مل سکتی ہیں۔

9 سیدنا رافع بن خدیج بن راسفع انصاری، اوسی، حارثی۔آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ صحابئ رسول تھے۔ ۱۲ قبل ہجری = ۶۱۱ء کو پیدا ہوئے۔غزوہ احد اور خندق میں شرکت کی۔غزوہ احد میں تیر لگنے سے زخمی ہوئے تھے۔مدینہ منورہ میں ۷۴ ہجری = ۶۹۳ء کو زخم کی تکلیف سے وفات پا گئے۔آپ سے ۷۸ اَحادیث منقول ہیں۔ (ابونعیم اصبہانی: احمد بن عبداللہ، معرفۃ الصحابۃ، (الریاض: دارالوطن للنشر، طبع: ۱۹۹۸ء) ج: ۲، ص: ۱۰۴۴، الاعلام للزرکلی، ج: ۳، ص: ۱۲

10 الطبرانی: سلیمان بن احمد، المعجم الکبیر، باب الراء، من اسمہ رافع، حدیث: ۴۴۱۰ (موصل: مکتبۃ العلوم والحکم، طبع دوم ۱۹۸۳ء)، ج: ۴، ص: ۲۷۶

11 قاضی فضل اللہ ایڈوکیٹ، درایۃ الروایۃ، المعروف باصول الحدیث (صوابی: مکتبہ شیخ الہند ٹھنڈ کوئی، طبع دوم: اکتوبر ۲۰۱۶ء)، ص: ۲۳۳

12 نفس مصدر، ص: ۲۳۶

13 صحیح بخاری، کتاب بدء الوحی (۱) باب کیف کان بدء الوحی (۱) حدیث: ۱

14 صحیح بخاری، کتاب التوحید (۹۷) باب قول اللہ تعالیٰ: وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ۔۔۔(۵۸) حدیث: ۷۵۶۳

15 یہ تین نسخے ابراہیم بن معقل بن الحجاج، حماد بن شاکر النسفی اور محمد بن یوسف الفربری کے ہیں۔